S_1996_5_596_598

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

چودھاری گوتم کمار سرن

بنام

ڈائریکٹر آف اسپورٹس اینڈ یوتھ سروسز اڑیسہ اور دیگران

6 ستمبر 1996

کے۔رامسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

ملازمت قانون:

اڑیسہ آڈیٹرز سروس (بھرتی کا طریقہ اور سروس کے شرائط) قواعد، 1987:

گوشوارہ I-قاعدہ 6-سینئر آڈیٹر کے عہدے کے لیے انتخاب-تعلیمی قابلیت کے امتحان میں امیدوار کے ذریعے حاصل کردہ نمبر۔ایوارڈ کا۔منعقد: جائز کرار دینا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) 16871۔

1994 کے او۔اے۔نمبر 875 میں بھونیشور میں اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 17.6.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کے لیے ایچ۔کے۔پوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بھونیشور بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جو 17 جون 1996 کو او اے نمبر۔875/94 میں دی گئی تھی۔سینئر آڈیٹر کے عہدے پر بھرتی کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔درخواست گزار جو متعلقہ وقت پر ایڈ ہاک پر کام کر رہا تھا، نے بھی مذکورہ عہدے پر انتخاب کے لیے درخواست دی۔انتخاب میں تین امیدوار، یعنی۔, ایس ساہو کامرس میں پوسٹ گریجویشن کے ساتھ، راؤ آنرز کامرس میں گریجویشن کے ساتھ اور درخواست گزار کامرس میں گریجویشن کے ساتھ۔ساہو نے ویوا وائس میں 17 نمبر حاصل کیے؛ کم از کم اہلیت 2 نمبر حاصل کرے گی جبکہ پوسٹ گریجویشن کل 24 میں سے 5 نمبر حاصل کرے گی۔راؤ نے ویوا وائس میں 15-21، گریجویشن کے لیے 2 نمبر، آنرز میں گریجویشن کے لیے 3 نمبر حاصل کیے جو کل 1/2-20 نمبر ہیں۔درخواست گزار نے ویوا وائس میں 18

نمبر، کامرس گریجویشن کی رقم میں 2 نمبر حاصل کر کے کل 20 نمبر حاصل کیے۔ اس طرح ساہو کو سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کے بعد منتخب کیا گیا۔ انتخاب پر اعتراض کرتے ہوئے درخواست گزار نے ٹریبونل میں اواے دائر کیا۔ ٹریبونل نے اسی موقف کو مسترد کر دیا کہ اپنایا گیا طریقہ کار قانون میں درست ہے اور اس میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔

درخواست گزار کے وکیل، شری ایچ کے پوری نے دعوی کیا کہ اڑیسہ آڈیٹرز سروس (بھرتی کا طریقہ اور سروس کے شرائط) رولز، 1987 کے گوشوارہ I کے رول 6 میں قابل گیا ہے کہ تعلیمی قابلیت کے نمبروں کو کوئی اضافی اہمیت نہیں دی جانی چاہیے اور اس لیے ساہو اور راؤ کو کامرس اور کامرس آنرز میں پوسٹ گریجویشن کے لیے نمبر دینا غیر قانونی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ مذکورہ بالا قواعد کے گوشوارہ 1 کی شق (6) درج ذیل ہے:

"6. تعلیمی قابلیت - ہائی اسکول سٹیفیکیٹ امتحان سے لے کر ڈگری امتحان تک حاصل کردہ نمبر تعلیمی قابلیت کے لیے نمبر دینے کی بنیاد ہوں گے۔ اعلی امتحانات کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی جو امیدوار نے پاس کیے ہوں۔ تعلیمی قابلیت کے امتحان میں امیدوار کے حاصل کردہ نمبروں کو امتحان میں اس کے حاصل کردہ نمبروں میں شامل کیا جائے گا اور اس طرح حاصل کردہ مجموعی سلیکشن بورڈ کے ذریعہ تیار کی جانے والی سلیکٹ لسٹ میں اس کی پوزیشن کا تعین کرے گا۔

اس کا پڑھنا اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ ہائی اسکول سٹیفکیٹ امتحان سے لے کر ڈگری امتحان تک حاصل کردہ نمبر تعلیمی قابلیت کے لیے نمبر دینے کی بنیاد ہوں گے۔ اعلی امتحان کے لیے کوئی اہمیت نہیں دیا گیا ہے جو امیدوار نے پاس کیا ہو۔ تاہم، دوسری شق اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ تعلیمی قابلیت کے امتحان میں امیدوار کے حاصل کردہ نمبروں کو تحریری امتحان کے ساتھ ساتھ زبانی امتحان میں اس کے حاصل کردہ نمبروں میں شامل کیا جائے گا اور اس طرح حاصل کردہ مجموعی سلیکشن بورڈ کے ذریعے تیار کی جانے والی سلیکٹ لسٹ میں اس کی پوزیشن کا تعین کرے گا۔ اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ قواعد کا دوسرا حصہ سلیکشن بورڈ کو پوسٹ گریجویشن یا آنرز گریجویشن کے لیے اہمیت دیے بغیر تعلیمی قابلیت کو مناسب نمبر دینے کا اختیار دیتا ہے کیونکہ ان اہلیتوں کے لیے ایسے امیدواروں کے حاصل کردہ نمبروں کو تحریری امتحان کے ساتھ ساتھ زبانی امتحان میں اس کے حاصل کردہ نمبروں میں شامل کیا جانا چاہیے اور سلیکشن بورڈ کے ذریعے تیار کی جانے والی سلیکٹ لسٹ میں باہمی پوزیشن کا تعین کرنے کے لیے سب کا مجموعہ بنیاد ہونا چاہیے۔

اس طرح، ہمارا ماننا ہے کہ سلیکشن بورڈ کے ذریعے اپنائے گئے امیدواروں کے انتخاب کا عمل قواعد

کے گوشوارہ I کی شق (6) کے مطابق ہے۔اس لیئے ٹریبونل نے جنگی مداخلت میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کردیا جاتا ہے۔بنہ اخراجات کے۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24